نو ذوالحجہ کا روزہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نو ذوالحجہ کا روزہ مشروع و مستحب ہے۔اس کی بڑی فضیلت ہے۔

① سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا،تو فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ .

''یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(صحيح مسلم : 1162)

یہ بالاتفاق صحیح متصل روایت ہے۔عبداللہ بن معبد زمانی ثقہ ہیں،ان کا سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سماع ہے،اگرچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سماع کی نفی کی ہے،امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے سماع کی نفی نہیں کی۔علامہ ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے المتفق والمفترق (۱۴۴۱/۳) میں سماع کا اثبات کیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَضُرُّهُ ذٰلِكَ .

''امام بخاری رحمہ اللہ کا سماع کی نفی کرنا مضر نہیں۔''

(ديوان الضّعفاء : 2319)

راوی مدلس نہ ہو،تو اتصال کے لیے معاصرت کافی ہوتی ہے،جب ائمہ اس کی نفی نہ

کریں۔ یہاں صرف امام بخاری رحمہ اللہ نے نفی کی ہے، جبکہ جمہور ائمہ حدیث نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یہ واضح دلیل ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی بات مرجوح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کے نزدیک یہ روایت متصل ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۷۴۹) ''حسن''، امام ابوعوانہ (۲۹۲۴)، امام ابن خزیمہ (۲۰۸۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۶۳۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۱۷۹) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ عِنْدِي فِي هٰذَا الْبَابِ .

''عرفہ کے روزے کے متعلق یہ سب سے عمدہ حدیث ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ، تحت الحديث : 2826)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِيهِ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ .

''عرفہ کے روزے کے متعلق صحیح ترین روایت عبداللہ بن معبد زمانی عن ابی قتادہ ہے۔''

(شُعُب الإيمان، تحت الحديث : 3504)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

''یہ سند حسن صحیح ہے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد :162/21)

② سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ .

''عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 97/3، مسند عبد بن حميد : 464، مسند أبي يعلٰى الموصلي : 7548، وسندهٗ حسنٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَحَبَّ أَهْلُ العِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِلَّا بِعَرَفَةَ .

''اہل علم نے عرفات میں موجود حجاج کے علاوہ باقی سب کے لیے عرفہ کے روزے کو مستحب قرار دیا ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحتَ الحديث : 749)

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق یوم عرفہ کے روزے کے قائل تھے۔

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 752)

③ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهٖ، فَشَرِبَهٗ .

''میرے پاس بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن روزے کے بارے میں اختلاف کیا، بعض نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے اور بعض نے کہا

کہ آپ کا روزہ نہیں ہے۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ نے وہ دودھ نوش فرما لیا۔''

(صحيح البخاري : 1988، صحيح مسلم : 1123)

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے:

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ .

''یوم عرفہ کے روزے کا بیان۔''

شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ : فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰذَا يُشْعِرُ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ كَانَ مَعْرُوفًا عِنْدَهُمْ مُعْتَادًا لَّهُمْ فِي الْحَضَرِ وَكَأَنَّ مَنْ جَزَمَ بِأَنَّهٗ صَائِمٌ اسْتَنَدَ إِلٰى مَا أَلِفَهٗ مِنَ الْعِبَادَةِ وَمَنْ جَزَمَ بِأَنَّهٗ غَيْرُ صَائِمٍ قَامَتْ عِنْدَهٗ قَرِينَةُ كَوْنِهٖ مُسَافِرًا وَّقَدْ عُرِفَ نَهْيُهٗ عَنْ صَوْمِ الْفَرْضِ فِي السَّفَرِ فَضْلًا عَنِ النَّفْلِ .

''راوی کے قول: ''نبی کریم ﷺ کے روزے کے متعلق'' میں اشارہ ہے کہ صحابہ کے ہاں یوم عرفہ کا روزہ معروف تھا اور حضر میں رکھا جاتا تھا۔ جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ روزے میں ہیں، ان کے مدنظر یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ عبادت سے جڑے رہتے تھے۔ (لہٰذا آج بھی روزے سے ہوں گے) جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے، ان کے پیش نظر یہ قرینہ تھا کہ آپ مسافر ہیں اور جب سفر میں فرض روزے کی ممانعت ہے، تو نفل کی بالاولیٰ ہے۔''

(فتح الباري : 237/4)

دراصل روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، چونکہ اس وقت نبی کریم ﷺ عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اس کا نام ''صوم عرفہ'' قرار پایا۔ وہی دن چل کر ہم تک پہنچتا ہے۔ عرفات والے دن روزہ رکھنا ہر ایک کے لیے ممکن نہیں، کیونکہ سعودی عرب میں جب عرفہ کا دن طلوع ہوتا ہے، تو دنیا کے کئی ممالک میں اس وقت رات طلوع ہوتی ہے، تو کیا وہ رات کا روزہ رکھیں گے؟ پاکستان کا وقت سعودی سے دو گھنٹے آگے ہے، وہاں یوم عرفہ ابھی طلوع نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں سحر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور وہاں یوم عرفہ ختم نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں افطار ہو جاتا ہے۔ جب سعودی سے نماز کے اوقات میں فرق ہے، تو روزہ ان کے موافق کیسے ممکن ہے؟

حجاج کرام اگر مشقت محسوس نہ کریں، تو عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں، اس بارے میں ممانعت والی روایت ثابت نہیں۔